باب: 18

شَاهِدٌ شَفِیعٌ

شَاهِدٌ کے معنی ہیں جاننے والا، مشاہدہ کرنے والا یا حاضر و موجود ہونے والا۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ آپؐ عطائے الٰہی سے وہ کچھ جانتے ہیں جو کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ آپؐ امت کے احوال اور کائنات کے حقائق اور واقعات کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

لاَ یُشَاکُ اَحدُکُمْ بِشَوْکَۃِ اِلَّا وَاجِدُ اَلَمَھَا

{تمھیں کانٹا نہیں چبھتا مگر یہ کہ اس کا درد مجھے بھی ہوتا ہے}

کسی کی تکلیف سے اسی وقت تکلیف ہو سکتی ہے جب کہ اس کا علم ہو۔ رسول کریمؐ کو ہمارے حالات سے واقفیت ہے۔ اسی لیے آپؐ اپنی امت کے اہل ایمان ہونے کی گواہی دیں گے۔ آپؐ روز محشر دوسرے انبیائے کرام کے متعلق بھی گواہی دیں گے کہ انھوں نے اپنی امتوں کو پیغام پہنچا دیا تھا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں روز قیامت تمھارے اوپر گواہ ہوں گا"۔

کچھ نادان ایسے بھی ہیں جو یہ تصور نہیں کر پاتے کہ آنحضرتؐ نے جب اپنے ہر امتی کو نہ دیکھا ہو اور نہ ان سے ملاقات کی ہو تو پھر وہ کیسے ان کی گواہی دیں گے اور ان کے لیے سفارش کریں گے۔ ان کے خیال میں گواہی وہی دے سکتا ہے جس نے واقعے کو دیکھا ہو اور اس کا علم رکھتا ہو۔ انھیں چاہیے کہ قرآن کی اس آیت پر ضرور غور کریں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

{اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو (خلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (جہنم سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (33:45)}

اس آیت کے مخاطب نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔اس میں لفظ شَاهِدًا آپؐ کے باخبر ہونے اور حاضر و ناظر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔اور یہ لفظ آپؐ کو اپنے امتی کے لیے گواہی دینے کا اہل ہونے کا سرٹیفکیٹ دیتا ہے۔

شفاعۃ کے لُغوی معنٰی وسیلہ تلاش کرنے اور مدد طلب کرنے کے ہیں جب کہ شرعی طور پر دوسروں کے لئے خیر مانگنے کے ہیں۔محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے القابات میں "شفیع المذنبین" اور "شافع محشر" بھی شامل ہیں۔آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ:"ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے۔ہر نبی نے جلدی کر کے (دنیا ہی میں) وہ دعا مانگ لی،اور میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھی ہے۔انشاء اللہ میری یہ شفاعت ہر اس امتی کے لیے ہوگی جو شرک سے بچا رہے گا"۔ (راوی حضرت ابوہریرہؓ: صحیح بخاری حدیث 5896،6985 اور صحیح مسلم،کتاب الایمان)۔

یاد رہے کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔تاہم اگر کوئی شفاعت کی اجازت کا حقدار ہو سکتا ہے،تو وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہی ہوگا۔جابرؓ بن عبداللہ سے مروی بخاری شریف کی احادیث 326 اور 423 میں ہے:"ارشاد نبویؐ ہے کہ مجھے پانچ باتوں کی اجازت دی گئی ہے جس میں سے ایک یہ ہے کہ مجھے شفاعت کی اجازت عنایت فرمائی گئی ہے"۔پس معلوم ہوا کہ نبی مکرمؐ شفاعت کے پہلے ہی اجازت یافتہ ہیں۔ایک اور حدیث،جامع صغیر،ص 301،حدیث:4896،میں آپؐ فرماتے ہیں کہ:

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِهَا

{روز قیامت میری شفاعت برحق ہے،جو اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ مجھ میں سے نہیں}

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا

{وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس شفاعت کی بناپر) اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا،نہایت مہربان پاتے (04:64)}

گو یا پیغمبر اگر کسی کے لیے مغفرت چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ ضرور قبول کرے گا، ان پر رحم کرے گا۔ پس شفاعت کروانا، اللہ ہی کے رحم کا تقاضہ ہے اور شفاعت قبول کرنا بھی سراسر اللہ ہی کا رحم و کرم ہے۔

بخاری شریف میں روز قیامت اور شفاعت سے متعلق انس بن مالکؓ، ابوہریرہؓ، اور ابو سعید خدریؓ سے مروی، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی احادیث ملتی ہیں۔ان کا حاصل ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

- نبی معظمؐ فرماتے ہیں کہ میں قیامت کے دن سب کا سردار رہوں گا۔اس دن اولین اور آخرین سب ایک ہی میدان میں جمع کیے جائیں گے۔ وہ میدان ایسا ہموار ہوگا کہ سب ایک دوسرے کو دیکھ اور سن سکیں گے۔
- جب قیامت کا دن آئے گا تو میری شفاعت قبول کی جائے گی۔
- سب لوگ نہایت تکلیف میں ہوں گے۔ یہ تکلیف اتنی ناقابل برداشت ہوگی کہ سب لوگ کسی سفارشی کو پکاریں گے جو ان کی مدد کر سکے۔
- چناں چہ وہ سب، پہلے آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواباً اپنے جنت سے نکالے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے سب کو حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جانے کا مشورہ دیں گے۔
- نوح علیہ السلام کہیں گے کہ اللہ نے مجھے ایک دعا بتائی تھی، اور وہ دعا میں اپنی امت کے لیے پہلے ہی مانگ چکا ہوں۔ اور وہ سب کو ابراھیم علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔
- یوں وہ لوگ ابراھیمؑ خلیل اللہ کے پاس جائیں گے۔ لیکن وہاں سے وہ سب موسیٰؑ کلیم اللہ کے پاس بھیجے جائیں گے۔ اور پھر وہاں سے ان کو عیسیٰؑ روح اللہ سے ملنے کو کہا جائے گا۔
- عیسیٰ علیہ السلام ان سب کو یہ کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں گے کہ "اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو پہلے ہی سے مکمل بخشش عطا کر رکھی ہے"۔
- چناں چہ آخر میں سب لوگ نبی معظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں گے۔ سب لوگ کہیں گے، "یارسول اللہ! آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ نے آپؐ کے تمام اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ آپؐ ہماری شفاعت فرمائیے"۔

- محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب اجازت ملے گی تو اُس وقت میں سجدے میں گر جاؤں گا۔ مجھے خدائے تعالیٰ اپنی حمد و تعریف کا ایسا طریقہ بتائے گا جو اس سے پہلے کسی کو نہیں بتایا گیا۔ میں اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا۔ اور اللہ فرمائے گا، "جو شفاعت کرو گے وہ قبول کی جائے گی"۔
- آخر میں جہنم سے وہ شخص بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا۔
- آنحضرتؐ کی شفاعت سے لوگ گروہ در گروہ جنت میں داخل ہوتے جائیں گے۔ آخر میں آپؐ فرمائیں گے کہ اب تو وہ ہی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے منع کیا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنے والے ہیں۔

آنحضرتؐ کی یہ شفاعت پہلے جنت کے اہل لوگوں کے لیے ہو گی۔ پھر حضورؐ ان کے درجات میں اضافے کے لیے بھی سفارش فرمائیں گے۔ اس کے بعد آپؐ کی شفاعت ان گناہ گار امتیوں کے لیے ہو گی جن کے گناہ جہنم میں داخل ہونے کے موجب ہوں گے۔ اس کے بعد آپؐ ان کے لیے بھی سفارش فرمائیں گے جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے، اور وہ سب بھی آپؐ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکل آئیں گے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خیال میں ایک خصوصی شفاعت ان کے لیے بھی ہو گی جو مدینہ منورہ اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

خلق کے سرور شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسلِ داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

اے صاحب جمالِ کل، اے سرورِ بشر
رُوئے منیر سے ترے، روشن ہوا قمر
ممکن نہیں کہ تیری ثنا کا ہو حق ادا
بعد از خدا بزرگ تو ہے، قصہ مختصر

----- Ö -----